السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرعی اعتبار سے نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

رب العزت نے اشرف المخلوقات میں سے جس برگزیدہ کو منتخب فرما کر کائنات کی راہنمائی اور رشد وہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ شرعی اصطلاح میں وہ "انبیاء ورسل اللہ" کے القاب سے موسوم ہیں۔

نبی اور رسول میں فرق کی وضاحت:

نبی اور رسول کے مابین کیا نسبت ہے اس بارے میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں:

1۔ یہ دونوں مساوی ہیں۔ یعنی "ہر نبی رسول ہے اور ہر رسول نبی ہے۔"

2۔ یہ دونوں متباینین ہیں۔ یعنی "رسول وہ ہے جو جدید شرع لے کر آئے اور نبی وہ ہے جو جدید شرع لے کر نہ آئے۔ پس کوئی رسول نبی نہیں اور کوئی نبی رسول نہیں لیکن یہ قول غیر درست ہے کیونکہ قرآن مجید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق صاف تصریح ہے:

وَكانَ رَسولًا نَبِيًّا ٥٤ ... سورة مريم

"اور وہ رسول نبی تھا۔"

اور اس طرح اس سے پہلے "سورۃ مریم میں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

3۔ ان دونوں کے مابین عموم خصوص مطلق ہے اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔

لیکن بعض کے نذدیک رسول "اعم" ہے اور نبی "اخص" کیونکہ رسول فرشتہ بھی ہوتا ہے اور انسان بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللَّهُ يَصطَفى مِنَ المَلـٰئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النّاسِ... ٧٥ ... سورة الحج

"اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں پیغام رساں چن لیتے ہیں۔"

اور نبی صرف انسان ہی ہوتا ہے۔ فرشتہ نہیں پس ہر رسول نبی ہوا لیکن ہر نبی رسول نہیں۔ کیونکہ بعض رسول فرشتے ہیں۔

اور جمہور کا یہ قول ہے کہ "نبی اعم اور رسول اخص" پس ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں مگر اس صورت میں نبی اور رسول میں کیا فرق ہوگا۔ اور ان کی شرعی تعریف کیا ہوگی؟ اس سلسلے میں اقوال مختلف ہیں:

حضرت شاہ عبدالقادر نے "موضح القرآن" میں "سورۃ مریم" کی تفسیر میں جمہور کی ترجمانی یوں کی ہے۔

جن کو اللہ کی طرف سے وحی آئے وہ نبی ہیں۔ اور ان میں سے جو خاص امت یا کتاب رکھتے ہیں وہ رسول ہیں۔

علامہ بیضاوی اپنی معروف تفسیر "انوار التنزیل" (2/210) میں رقم طراز ہیں:

"رسول وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شریعت جدیدہ دے کر مبعوث فرمایا ہو کہ وہ لوگوں کو اس کی دعوت دے اور نبی اس کو بھی عام ہے اور اس کو بھی جس کو شرع سابق برقرار رکھنے کے لئے بھیجا گیا ہو جیسے وہ انبیاء بنی اسرائیل جو حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ہوئے ہیں۔"

شرح فقہ اکبر میں منقول ہے :

زیادہ مشہور فرق جوان دونوں کے مابین ہے وہ یہ ہے کہ نبی رسول سے اعم ہے کیونکہ رسول وہ ہے جو تبلیغ پر مامور ہوا اور نبی وہ ہے جس کی طرف وحی کی جائے خواہ وہ تبلیغ پر مامور ہو یا نہ ہو۔ (شرح فقہ اکبر ص 60 قدیمی کتب خانہ کراچی)"

مسئلہ ہذا پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب النبوات" (رقم الفصل (١٧) النبوۃ والرسالۃ (٢٨١ الی ٢٨٣) میں بڑی عمدہ اور نفیس بحث کی ہے ۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں ۔ فرماتے ہیں :

نبی وہ ہے جس کو اللہ بتلاتا ہے ۔ اور جو کچھ اللہ بتلاتا ہے ۔ اس کو ہی بتلاتا ہے ۔ اب اگر اسی کے ساتھ وہ ایسے شخص کی طرف بھیجا گیا جو کہ حکم الٰہی کا مخالف ہے تا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ کرے تو وہ رسول ہے لیکن" اگر اس صورت میں کہ وہ پہلی ہی شریعت پر عامل ہے اور کسی کی طرف اس کو بھیجا نہیں گیا۔ جسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچائے ، تو وہ نبی ہوگا ۔ رسول نہیں ارشاد ربانی ہے :

وَمَاأَرسَلنا مِن قَبلِکَ مِن رَسولٍ وَلا نَبِیٍّ اِلّااِذا تَمَنّیٰ أَلقَی الشَّیطانُ فی أُمنِیَّتِہِ 52 ... سورۃ الحج

"اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جس وقت کہ آرزو کرتا تھا ۔ ڈال دیتا تھا شیطان اس کی آرزو مین ۔ "

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارسال کا ذکر فرما کر جو ہر دو نوع کو عام ہے ان میں سے ایک کو بایں طور پر خاص کیا ہے کہ وہ رسول ہے اور یہی وہ رسول مطلق ہے جو اللہ کے مخالفوں کی طرف تبلیغ رسالت پر مامور ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ وہ پہلے رسول ہیں ۔ جو اہل زمین کی طرف مبعوث ہوئے (صحیح البخاري کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ عزوجل (ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ) (٣٣٤٥) اور (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے وہ انبیاء تھے جیسے حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور ان دونوں سے بھی پہلے حضرت آدم علیہ السلام جو نبی مکلم تھے (یعنی ان سے حق تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین دس قرن گزرے ہیں ۔ (تاریخ الامم والملوک (١/١١١) للطبري عن ابن عباس واسنادہ صحیح وعن قتادۃ ہکذا) جو سب کے سب اسلام پر تھے ۔ ان انبیاء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی تھی ۔ جس پر یہ خود بھی عمل پیرا ہوتے تھے ۔ اور ان مومنوں کو بھی حکم فرماتے تھے ۔ جو ان کے پاس تھے کیونکہ وہ سب ان پر ایمان رکھتے تھے ۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کے ایک شریعت والے ان تمام باتوں کو مانتے ہیں جن کی علماء رسول کی طرف سے تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور یہی حال انبیاء بنی اسرائیل کا ہے کہ یہ شریعت تورات کے مطابق حکم کرتے تھے ۔ گویا ان میں سے کسی کی طرف ایک معین واقعہ میں خاص وحی بھی کی جاتی تھی تاہم شریعت تورات میں ان کی مثال اس عالم کی سی ہے جس کو اللہ عزوجل کسی قضیہ میں ایسے معنی سمجھا دیں جو مطابق قرآن ہوں ۔

جیسے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قضیہ کا حکم سمجھایا جس پر انہوں نے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا تھا ۔ پس انبیاء علیہ السلام کو تو اللہ تعالیٰ بتلاتا اور ان پر امر و نہی اور خبر سے ان کو مطلع فرماتا ہے اور وہ ان لوگوں کو جو ان پر ایمان لاتے ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے جو کچھ نازل ہوتا ہے پہنچاتے ہیں پھر اگر کفار کی طرف بھی رسول مبعوث ہوئے تو وہ ان کو بھی توحید الٰہی اور اس وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں ۔ نیز یہ ضروری ہے کہ رسولوں کی ایک قوم تکذیب کرے ۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

کَذٰلِکَ ماأَتَی الَّذینَ مِن قَبلِھِم مِن رَسولٍ اِلّاقالوا ساحِرٌ أَو مَجنونٌ 52 ... سورۃ الذاریات

"اسی طرح اس سے پہلے لوگوں کے پاس جو رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ۔ "

نیز یہ بھی ارشاد ہے :

ما یُقالُ لَکَ اِلّا ما قَد قیلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبلِکَ 43 ... سورۃ حم السجدۃ

"تجھ سے وہی کہیں گے جو سب رسولوں سے تجھ سے پہلے کہہ دیا ہے ۔ "

وجہ یہ ہے کہ رسول مخالفوں ہی کی طرف بھیجے جاتے ہیں ۔ اسی لئے ان کی ایک جماعت ان کو جھٹلاتی ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَما أَرسَلنا مِن قَبلِکَ اِلّا رِجالًا نوحی اِلَیھِم مِن أَھلِ القُریٰ ۗ أَفَلَم یَسیروا فِی الأَرضِ فَیَنظُروا کَیفَ کانَ عـٰقِبَةُ الَّذینَ مِن قَبلِھِم ۗ وَلَدارُ الاٰخِرَةِ خَیرٌ لِلَّذینَ اتَّقَوا ۗ أَفَلا تَعقِلونَ 109 حَتّیٰ اِذَا استَیـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنّوا أَنَّھُم قَد کُذِبوا جاءَھُم نَصرُنا فَنُجِّیَ مَن نَشاءُ ۖ وَلا یُرَدُّ بَأسُنا عَنِ القَومِ المُجرِمینَ 110 ... سورۃ یوسف

اور ہم نے جتنے بھیجے تجھ سے پہلے یہی مرد تھے بستیوں کے رہنے والوں سے کیا یہ لوگ نہیں پھرے ملک میں کہ دیکھ لیتے کیسا ہوا انجام ان کا جو ان سے پہلے تھے اور پرہیزگاروں کے لیے تو پچھلا گھر بہتر ہے کیا اب بھی تم نہیں سمجھتے یہاں تک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا پہنچی ان کو مدد ہماری پھر جس کو چاہا ہم نے بچا لیا اور نہیں پھیری جاتی گنہگار قوم سے آفت ہماری ۔ اور فرمایا :

اِنّا لَنَنصُرُ رُسُلَنا وَالَّذینَ ءامَنوا فِی الحَیوٰةِ الدُّنیا وَیَومَ یَقومُ الأَشھٰدُ 51 ... سورۃ المؤمن

ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ ۔ "

وَما أَرسَلنا مِن قَبلِکَ مِن رَسولٍ وَلا نَبِیٍّ اِلّا اِذا تَمَنّیٰ أَلقَی الشَّیطانُ فی أُمنِیَّتِہِ فَیَنسَخُ اللَّہُ ما یُلقِی الشَّیطانُ ثُمَّ یُحکِمُ اللَّہُ ءایـٰتِہِ ۗ وَاللَّہُ عَلیمٌ حَکیمٌ 52 ... سورۃ الحج

میں اس امر کی دلیل ہے کہ نبی بھی مرسل ہی ہوتا ہے لیکن اطلاق کے وقت وہ رسول سے موسوم نہیں ہوگا کیونکہ وہ کسی قوم کی طرف ایسی باتیں لے کر نہیں بھیجا گیا کہ جن سے وہ واقف نہ ہو بلکہ اہل ایمان کو ان بوتوں کا حکم

دیتا ہے جن کے حق ہونے کو وہ جانتے ہیں اور نبی کی یہ نوعیت ایک عالم کی سی ہے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

العماء ورثۃ الانبیاء » صحہ ابن حبان والالبانی صحیح ابی داوٗد کتاب العلم باب فضل العلم (3641) الترمذی (2835) ابن ماجہ (223) ابن حبان (88) وقال محققہ الارناووط ''حسن'' وھکذا قال حمزۃ الانظر الاحمد« 5/196))

علماء انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں نیز رسول کےلیے یہ شرط بھی نہیں کہ وہ شریعت لے کر آئے کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام باوجود رسول ہونے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر تھے نیز حضرت داوٗد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام دونوں ہی رسول تھے اور شریعت تورات پر تھے حق تعالیٰ مؤمن آل فرعون کی زبانی فرماتے ہیں :

وَلَقَد جاءَكُم يوسُفُ مِن قَبلُ بِالبَيِّنٰتِ فَما زِلتُم فى شَكٍّ مِمّا جاءَكُم بِهِ حَتّىٰ إِذا هَلَكَ قُلتُم لَن يَبعَثَ اللَّهُ مِن بَعدِهِ رَسولًا... ٣٤ ... سورۃ المؤمن

اور تحقیق آچکا ہے تمارے پاس یوسف علیہ السلام اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر پھر تم دھوکے ہی میں رہے ان چیزوں سے جو وہ لایا یہاں تک کہ جب مر گیا تو تم کہنے لگے اللہ اس کے بعد ہر گز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور اور مقام پر فرمایا :

إِنّا أَوحَينا إِلَيكَ كَما أَوحَينا إِلىٰ نوحٍ وَالنَّبِيّـۧنَ مِن بَعدِهِ وَأَوحَينا إِلىٰ إِبرٰهيمَ وَإِسمٰعيلَ وَإِسحٰقَ وَيَعقوبَ وَالأَسباطِ وَعيسىٰ وَأَيّوبَ وَيونُسَ وَهٰرونَ وَسُلَيمٰنَ وَءاتَينا داوۥدَ زَبورًا ١٦٣ وَرُسُلًا قَد قَصَصنٰهُم عَلَيكَ مِن قَبلُ وَرُسُلًا لَم نَقصُصهُم عَلَيكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ موسىٰ تَكليمًا ١٦٤ ... سورۃ النساء

ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی کی نوح علیہ السلام پر اوران نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے اور وحی نازل کی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام پر اور اس کی اولاد پر اور عیسیٰ علیہ السلام پر اور ایوب علیہ السلام پر اور یونس علیہ السلام پر اور ہارون علیہ السلام پر اور سلیمان علیہ السلام پر اور ہم نے دی داوٗد کو علیہ السلام زبور (علیہ السلام) اور بھیجے ایسے رسول جن کے احوال ہم نے سنائے تجھ کو اس سے پہلے اور ایسے رسول جن کے احوال تجھ کو نہیں سنائے اور باتیں کیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بول کر۔

اور "ارسال اسم عام ہے جو ارسال ملائکہ ارسال ریاح ارسال شیاطین اور ارسال نار سب پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

يُرسَلُ عَلَيكُما شُواظٌ مِن نارٍ وَنُحاسٌ فَلا تَنتَصِرانِ ٣٥ ... سورۃ الرحمٰن

"بھیجے جاتے ہیں تم پر آگ کے شعلے اور تانبا پگھلا ہوا۔

اور ارشاد ہے :

جاعِلِ المَلٰئِكَةِ رُسُلًا أُولى أَجنِحَةٍ ١ ... سورۃ فاطر

"جس نے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جن کے پر "ہیں"

یہاں سب فرشتوں کو رسول قرار دیا گیا ہے اور لغت میں اس کو کہتے ہیں جو رسالت کا حامل ہو اور دوسری جگہ فرمایا :

اللَّهُ يَصطَفى مِنَ المَلٰئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَميعٌ بَصيرٌ ٧٥ ... سورۃ الحج

"اللہ تعالیٰ چھانٹ لیتے ہیں فرشتوں اور آدمیوں میں پیغام پہنچانے والے۔ اور یہ وہ ہیں جن کو وحی دے کے بھیجتا ہے چنانچہ ارشاد ہے :

وَما كانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلّا وَحيًا أَو مِن وَرائِ حِجابٍ أَو يُرسِلَ رَسولًا فَيوحِىَ بِإِذنِهِ ما يَشاءُ... ٥١ ... سورۃ الشوریٰ

اور کسی آدمی کے بس کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیج دے کوئی پیغام لانے والا پھر پہنچا دے اس کو جو وہ چاہے۔ "اور فرمایا۔"

وَهُوَ الَّذى يُرسِلُ الرِّيٰحَ بُشرًا بَينَ يَدَى رَحمَتِهِ ٥٧ ... سورۃ الاعراف

اور وہی ذات ہے کہ چلاتی ہے ہوائیں خوش خبری لانے والی مینہ سے پہلے۔ اور فرمایا" :

أَلَم تَرَ أَنّا أَرسَلنَا الشَّيٰطينَ عَلَى الكٰفِرينَ تَؤُزُّهُم أَزًّا ٨٣ ... سورۃ مریم

اور چھوڑ رکھے ہیں ہم نے شیطان منکروں پر اچھالتے ہیں ان کو ابھار کر۔ "لیکن جب لفظ رسول اللہ کی طرف مضاف ہو اور رسول اللہ ہا جائے تو اس سے یہی مراد ہو گا جو اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آئے خواہ وہ فرشتہ ہو خواہ بشر چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اللَّهُ يَصطَفى مِنَ المَلٰئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَميعٌ بَصيرٌ ٧٥ ... سورۃ الحج

اور فرشتے کہتے ہیں :

يٰلوطُ إِنّا رُ‌سُلُ رَ‌بِّكَ لَن يَصِلوا إِلَيكَ ۔۔۔ ٨١ ۔۔۔ سورة هود

"اے لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تجھ تک ہر گز نہ پہنچ سکیں گے؛"

جب کہ فرشتوں ہواؤں اور جنوں کا ارسال کسی فعل کی انجام وہی کے لیے ہوتا ہے تبلیغ رسالت کے لیے نہیں ۔ اللہ فرماتا ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اذكُر‌وا نِعمَةَ اللَّهِ عَلَيكُم إِذ جاءَتكُم جُنودٌ فَأَر‌سَلنا عَلَيهِم ر‌يحًا وَجُنودًا لَم تَر‌َوها ۚ وَكانَ اللَّهُ بِما تَعمَلونَ بَصيرً‌ا ۔۔۔ ٩ ۔۔۔ سورة الاحزاب

"یاد کرو اللہ کا احسان جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں پس بھیج دی ہم نے ان پر ہوا اور وہ فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں اور اللہ دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔"

پس اللہ کے جو رسول اس کی طرف سے امر ونہی کی تبلیغ کرتے ہیں عند الاطلاق یہی اللہ کے رسول ہیں ۔

الغرض ! امام موصوف کے نزدیک جس اللہ کی طرف سے وحی آئے اور وہ مؤمنین ہی کو احکام الٰہی کی تعلیم دے وہ نبی ہے اور جس کی دعوت کافروں کے لیے بھی عام ہو تو وہ رسول ہے ۔

نبوت وہبی شے ہے :

یہ بھی یاد رہے کہ نبطوت کا معنائے حقیقی شریعت میں یہ ہے کہ:

من حصلت لہ النبوۃ جسے (اللہ کی طرف سے) نبوت مل جائے ۔

نبوت کا حقیقی تعلق نہ تو نبی کے جسم سے وابستہ ہوتا ہے اور نہ اس کی حالتوں میں سے کسی حالت کے ساتھ بلکہ نبی ہونے کی حیثیت سے اس کا تعلق اس کے علم سے بھی نہیں ہوتا ۔ اصلاً نبوت کا کلی تعلق اس بات سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مطلع فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے نبوت عطا کر دی ہے اس بنا پر نبی کی موت سے نبوت کا بطلان لازم نہیں آتا ۔ جس طرح کہ نیند اور غفلت کے باوجود بھی نبوت قیم ودائم رہتی ہے ۔ (فتح الباری 6/361:)

قرآن مجید میں اس کی صراحت یوں ہے :

يُنَزِّلُ المَلـٰئِكَةَ بِالرّ‌وحِ مِن أَمرِ‌هِ عَلىٰ مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ ۔۔۔ ٢ ۔۔۔ سورة النحل

مختصر یہ کہ اللہ کے نبیوں اور پیغمبروں نے لاعلائے کلمۃ اللھدین کی نصرت وعظمت اور سر بلندی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور دنیا وآخرت میں سرخرو ہوئے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغلِبَنَّ أَنا۠ وَرُ‌سُلى ۔۔۔ ٢١ ۔۔۔ سورة المجادلة

پھر وقتی تقاضوں کے مطابق ہر ایک کو منجانب اللہ صحائف وکتب کی شکل میں کچھ احکام اور مواعظ ملے جو اقوام عالم کے لیے تقریب وحب الٰہیٰ کا پیغام اور جنت میں تنعم اور جہنم سے تباعد کا ذریعہ بن سکتے تھے لیکن یا للاسف !! ان کی حالت وہی تھی جس کی تصویر کشی فرمان باری تعالیٰ میں یوں ہے :

وَما يَأتيهِم مِن رَ‌سولٍ إِلّا كانوا بِهِ يَستَهزِءونَ ۔۔۔ ١١ ۔۔۔ سورة الحجر

بہت کم باسعادت اور خوش نصیب تھے جو حیات مستعاد اور زندگی کے مقصد اعلیٰ کو سامنے رکھ کر پیغمبروں کی اطاعت اور اتباع میں راہ نجات کی تلاش میں نکلے اور صرط مستقیم پر گامزن رہ کر جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوئے اور اکثریت اس اطاعت الٰہی اور نصرت واتباع انبیاء علیہ السلام سے محروم رہی بلکہ انہوں نے عداوت مخالفت بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کیا دوسری طرف کتب سماویہ کی محافظ ونگران بھی یہی امم قرار پائیں ۔ بما استحفظوا من کتاب اللہ

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ کتب تحریف وتبدیل اور تغیر سے سلامت نہ رہ سکیں ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص476

محدث فتویٰ